

دھپے اور لپٹاؤ گی کا سلسلہ پہلے سے چلا رہا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں، جس پر پریشانی اور تذلیل کا احتمال ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ ایسے اشعار دوادین میں ڈھونڈے سے نظر نہیں آتے۔

۵۔ لغات۔ فگار۔ زخمی۔

شرح :- دل کا درد لکھتے لکھتے انگلیاں زخمی ہو گئیں، قلم سے خون ٹپکنے لگا۔ میں کب تک اسی طرح لکھ لکھ کر بھیجتا جاؤں ؟ دل میں سوچتے ہیں، یہ کیوں نہ کروں کہ خود ان کے پاس پہنچ جاؤں اور دکھا دوں، میری زخمی انگلیاں اور خونچکاں قلم دیکھ کر میری حالت کا اندازہ فرما لیجیے۔ اسی سے آپ پر میرے دردِ دل کی کیفیت آشکارا ہو جائے گی۔

۶۔ شرح :- عاشق نے محبوب کی دہلیز پر سجدہ کر دیا۔ اس سے محبوب کو اس قدر غار محسوس ہوئی کہ دہلیز کا پتھر نکال کر اس کی جگہ دوسرا لگا لیا۔ عاشق عجز و نیاز سے کہتا ہے کہ آپ نے بے سبب پتھر بدلنے کی زحمت اٹھائی میں بدستور سجدے کرتا جاتا، یہاں تک کہ پہلا پتھر گھس گھس کر ناپید ہو جاتا۔ اس وقت آپ نیا پتھر لگا لیتے۔

۷۔ لغات۔ غمازی۔ چغلی کھانا۔

شرح :- ہم نے رقیب کے پاس محبوب کی شکایت ایسے انداز میں کی کہ وہ ہمارا ہمنوا بن گیا۔ اس سے اور کوئی فائدہ ہو یا نہ ہو، لیکن اتنا تو ہوا کہ اس کے لیے چغلی کھانے کا کوئی موقع باقی نہ رہا، کیونکہ چغلی اسی صورت میں کھا سکتا تھا کہ خود اسے محبوب سے کوئی شکایت نہ ہوتی۔

یہ مرزا کے کمالات ہیں، یہاں رقیب کو باتوں سے ہمنوا بنالیا۔ ایک اور مقام پر فرمایا کہ مجھے محبوب کو فریب دینا بھی خوب آتا ہے۔

عاشق ہوں، پہ معشوق فریبی ہے مرا کام
مجنوں کو بُرا کہتی ہے سیلی مرے آگے